

مَحَدَّثِ قُرَيْبِ بَقِي بْنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

جناب طیب شاہین صاحب

(۴)

مَسْنَدِ بَقِي بْنِ مُحَمَّدٍ | فَرِحَ حَدِيثُ كِي اصطلاح میں حدیثِ مسند اس حدیث کو کہا جاتا ہے، جو متصل اسناد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو۔ نیز احادیث کے اس مجموعے کو بھی کہا جاتا ہے جس میں ہر صحابی کی روایات کو علیحدہ علیحدہ جمع کیا گیا۔ منتقدین میں سے بہت سے ائمہ حدیث نے اپنی عادت کے مطابق اپنے مجموعوں میں ہر صحابی کی روایات کو علیحدہ جمع کیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف۔

مثلاً:-

المتوفى ٢٣٠	مسند البرداء وطيا ليسي
المتوفى ٢٣١	مسند اسحاق بن راہويه
المتوفى ٢٢٩	مسند عبد بن حميد
المتوفى ٢٥٥	مسند دارمي
المتوفى ٢٣١	مسند امام احمد بن حنبل
المتوفى ٢٤٦	مسند بقى بن محمد

بعض اہل علم کے مطابق مسند تصنیف کرنے والوں میں امام البرداء ووطيا ليسي کو اولیت حاصل

ہے۔ لیکن امام عراقی رقمطراز ہیں:-

”کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلی مسند امام ابو داؤد وطیالی نے تصنیف کی ہے لیکن یہ صحیح نہیں بلکہ مسانید کی تصنیف میں اہل عراقوں نے سب کے پیشرو ہیں، اس دور سے کی غالباً وجہ یہ ہے کہ ابو داؤد وطیالی کا زمانہ اصحاب مسانید میں منقسم ہے امام ابو داؤد وطیالی امام احمد بن حنبل کے ساتھ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام بقی بن محمد جب اندلس سے واپس لوٹے تو ان کے ساتھ امام ابو بکر ابن شیبہ کی مصنف تھی۔ ابتداء میں انہوں نے مصنف ابن ابی شیبہ کا درس دیا۔ اس کے بعد امام بقی نے دیگر اصحاب مسانید کی طرز پر اپنی مسند مرتب کی جس میں انہوں نے تیرہ سو سے زائد صحابہ کرام کی مرویات کو جمع کیا۔ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:- ”مسند بقی میں سوئزہ لکھنے والی صحابہ کی مرویات تھیں۔ ابن حزم سند بقی کو مسند امام احمد پر فضیلت دیتے تھے۔ لیکن میں ان کے دورے کو محل نظر سمجھتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ مسند امام احمد مسند بقی سے بہتر اور زیادہ جامع ہے۔“

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسند امام احمد بن حنبل مسانید میں سب سے زیادہ جامع اور قابل اعتماد دیوان حدیث ہے۔ لیکن مسند بقی بن محمد میں ایک منفرد خصوصیت ہے غالباً اسی بناء پر علامہ ابن حزم مسند بقی بن محمد کو مسند امام احمد پر فوقیت دیتے ہیں۔ وہ خصوصیت یہ ہے کہ امام بقی بن محمد نے اپنی مسند میں ہر صحابی کی مرویات کو فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا تھا۔ لہذا ان کا مجموعہ حدیث بیک وقت بھی ہے اور مصنف بھی۔ ہمارے خیال میں امام بقی بن محمد نے اپنے دو جلیل القدر اساتذہ، امام احمد بن حنبل اور امام ابو بکر ابن ابی شیبہ کے مجموعوں کے فوائد کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ ان اساتذہ سے استفادہ کے دوران ان پر یہ حقیقت عیاں ہوئی ہوگی کہ مسند امام احمد کی جامعیت کے باوجود ترویج کے بغیر اس سے استفادہ کس قدر مشکل ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مجموعہ حدیث کو مسند امام احمد کی طرز پر رکھا اور امام ابو بکر ابن ابی شیبہ کی پیروی کرتے ہوئے ہر

۱۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النوای علامہ جلال الدین السیوطی، طبع مکتبہ علمیہ مدینہ منورہ ۱۹۵۹ء ص ۱۰۲
۲۔ البدایۃ والنہایۃ - علامہ ابن کثیر - مطبوعۃ السعادتہ مصر جلد ۱۱ ص ۵۶

صحابی کی مرویات کو فقہی ابواب میں تقسیم کر دیا۔ جس کی بنا پر اس سے استفادہ بہت آسان ہو گیا۔
 طاہر بن عبد العزیز بن عبد اللہ القرطبی (المتوفی ۳۰۵ھ) کہتے ہیں:-
 " میں مسند یحییٰ بن محمد کا ایک حصہ بلا و مشرق کے سفر میں اپنے ساتھ لے گیا اور محمد

لہ علمائے متاخرین میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے براہ راست اور بالاسنیعیاب مسند امام کاملہ لکھ لیا
 ہو۔ یہ حضرات بقول علامہ احمد محمد شاہر متقدمین کے توسط سے مسند امام احمد کا ذکر کرتے ہیں۔ صرف چند
 کا نام ملتا ہے جنہوں نے مسند امام احمد کو حفظ کیا ہوا تھا۔ ان میں صرف علامہ ابن تیمیہ اور ان کے دو مشہور شاگرد
 علامہ ابن قیم اور علامہ ابن کثیر کا نام معروف ہے۔ آپ ابن تیمیہ اور ابن قیم کی کتابوں کا مطالعہ کیجیے تو آپ کو
 معلوم ہو گا کہ یہ دونوں بزرگ بہت ہی کثرت سے مسند امام احمد کا حوالہ دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسند
 امام احمد تبویب سے محروم رہی اور شاید اسی لیے بہت کم علماء مسند سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ سلف میں بعض
 علماء اناہ عام کی خاطر مسند کی تبویب و تخریج کی تمنا کرتے رہے ہیں۔

مسند امام احمد کی تبویب و تخریج پر مصر جدید کے محدث و فقیہ علامہ احمد محمد شاہر رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت
 قابل قدر کام کیا انہوں نے ہر حدیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ صحیح و ضعیف کے لحاظ سے

اس کی حیثیت اور قدر و قیمت متعین کی ہے اور حسب ضرورت بعض مقامات پر حدیث کے غریب الفاظ کی تشریح
 کی ہے نیز مکرر حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس سے پہلے امام حسن البنا شہید کے والد احمد بن عبد الرحمن بن
 محمد بن البنا نے مسند امام احمد اور مسند طیب لسی کی تبویب کی ہے۔ احمد البنا کی تبویب کے ساتھ
 مسند احمد کی کئی جلدیں اور مسند طیب لسی مکمل طور پر چھپ چکی ہیں۔ دائرہ معارف اسلامی آر و
 جامعہ پنجاب جلد ۲ ص ۹۸۱

مسند امام احمد کی پندرہ جلدیں جو صرف آٹھ ہزار ننانوے احادیث پر مشتمل ہیں۔ علامہ احمد محمد
 شاہر کی تبویب و تحقیق کے ساتھ " دارالمعارف مصر" سے شائع ہو چکی ہیں۔ معلوم نہیں یہ
 سلسلہ اشاعت کیوں منقطع ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے اس بارے میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
 رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ خط استفسار کیا تو مولانا نے اس کی طرف سے ملک غلام علی صاحب نے تحریر فرمایا
 تھا کہ شاید علامہ احمد محمد شاہر نے اپنی زندگی میں مسند کی تبویب کا کام مکمل کر لیا تھا۔ لیکن نامعلوم وجوہات
 کی بنا پر اس کی طباعت منقطع ہو گئی۔

بن اسمعیل الصائغ والمتوفی ۲۷۶ھ کہ دکھایا وہ امام بقی بن محمد کے کثرتِ علم سے بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے اس شخص نے اسے علم کے سمندر سے حاصل کیا ہے۔
مسند بقی بن محمد ایک اہم ترین مجموعہ حدیث تھا۔ علامہ ابن الجوزی کے مطابق تمام مسانید و صحاح میں سے مسند بقی میں سب سے زیادہ احادیث تھیں۔ اس میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے دو ہزار سے زیادہ احادیث مروی تھیں۔ بعض صحابہ ایسے بھی ہیں جن سے ایک ہزار سے زیادہ احادیث روایت کی گئی تھیں۔ اور اس طرح بعض ایسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں جن کی صرف ایک ایک حدیث اس عظیم دیوانِ حدیث میں شامل تھی۔ ان صحابہ کرام کے اسماء کو امام بقی بن محمد کے ایک شاگرد ابو محمد عبد اللہ بن یونس قبری (المتوفی ۳۳۳ھ) نے ایک مستقل تصنیف "الاعداد" میں جمع کیا ہے۔ یہ کتاب "آبا صوفیا" میں موجود ہے۔ اسی طرح ایک تصنیف جس میں صحابہ کی مرویات کی تعداد کا ذکر ہے، برلن میں موجود ہے۔ علامہ احمد محمد شاگرد "تلیقح فہوم اہل الاثر" مصنف ابن الجوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ علامہ ابن الجوزی نے کثیر الروایت صحابہ کی مرویات کو شمار میں مسند بقی بن محمد پر اعتماد کیا ہے۔ کیونکہ یہ سب سے جامع دیوانِ حدیث ہے۔ علامہ ابن الجوزی مسند بقی بن محمد میں کثیر الروایت صحابہ کی مرویات کی تعداد حسب ذیل ہے۔

۱۵۴۰	۶ - حضرت جابر بن عبد اللہؓ	۵۳۷۴	۱ - حضرت ابو ہریرہؓ
۱۱۶۰	۷ - حضرت ابو سعید خدریؓ	۲۲۱۰	۲ - حضرت عائشہؓ
۸۴۸	۸ - حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ	۲۲۸۶	۳ - حضرت انس بن مالکؓ
۷۰۰	۹ - حضرت عبد اللہ بن عمروؓ	۱۶۶۰	۴ - حضرت عبد اللہ بن عباسؓ
		۲۶۳۰	۵ - حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

۱۔ حاشیہ نفع الطیب - جلد ۹ ص ۲۸۹

۲۔ الباعث الحثیث شرح مختصر علوم الحدیث علامہ احمد محمد شاگرد مطبوعہ محو علی صبح مصر ص ۱۸۵

۳۔ تاریخ الادب العربی کارل بروکلمان تعریف ڈاکٹر عبد الحلیم بخاری - طبع دار المعارف مصر،

طبع ثالث جلد ۳ ص ۲۰۲

۴۔ الباعث الحثیث ص ۱۸۶ ۵۔ ایضاً ص ۱۸۷

علامہ احمد شہر شاکر رحمہ اللہ علامہ ابن الجوزیؒ کی ذکر کردہ مرویات کی اس تعداد پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز

ہیں:-

” آج کل بقیہ کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں ان میں سے مسند امام احمد میں سب سے زیادہ احادیث ہیں لیکن علامہ ابن الجوزی نے امام احمدؒ اور امام بقیؒ کی مسانید کی مرویات کی تعداد میں بہت زیادہ فرق بتایا ہے۔ یہ فرق جو ابن الجوزی نے بتایا ہے ممکن نہیں کہ اتنی کثیر تعداد میں احادیث امام احمدؒ سے رہ گئی ہوں۔ میرا اعتقاد ہے کہ ابن الجوزی کا یہ خیال اس بات کی پیراوار ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کے مختلف طرق کو متروک احادیث شمار کیا ہے۔ حالانکہ جناب امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کے متعلق تو یہاں تک فرمایا ہے۔

” یہ ایسا مجموعہ حدیث ہے جسے میں نے ساڑھے سات لاکھ احادیث میں سے منتخب کیا ہے۔ اس لیے جب عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کے متعلق اختلاف کریں تو اس مسند کی طرف رجوع کرو، اگر وہ حدیث اس مسند میں موجود تو واقعی حدیث رسول ہے ورنہ نہیں۔“

اس میں کوئی شک نہیں بہت سی احادیث مسند امام احمد میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں، مگر اس کثرت سے نہیں جو مسند امام احمد اور مسند بقی بن خالد کی احادیث کے فرق سے ظاہر ہوتی ہے۔ کتب سنت کا تتبع کرنے والے اہل علم اس حقیقت کو واضح طور پر جانتے ہیں۔

مگر احادیث کو حذف کر کے اور اس تعدد طرق کا عدم اعتبار کرتے ہوئے مسند امام احمد کی احادیث کو شمار کرنا بہت اہم اور مشکل کام ہے۔ میں صرف مسند ابی ہریرہؓ کی احادیث کو شمار کر سکا ہوں۔ جن کی تعداد مکررات کو حذف کرنے کے بعد ایک ہزار پانچ سو اناسی (۱۵۷۹) بنتی ہے۔ علامہ ابن الجوزیؒ نے مسند بقی بن خالد میں پانچ ہزار تین سو چوبیس (۵۳۷۴) احادیث شمار کی ہیں۔ اس لحاظ سے ابن الجوزی نے جو عدد ذکر کیا ہے وہ بہت زیادہ ہے کیا باقی (۳۷۹۵) احادیث امام احمدؒ سے رہ گئی ہیں؟ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہوا ہوگا۔

جس بات کو میں ترجیح دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابن الجوزیؒ نے مسند ابی ہریرہؓ میں امام بقی

بن محمد کی روایت کردہ تمام مرویات کو شمار کیا ہے جن میں مکررات بھی شامل کر دیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام بقی بن محمد نے ایک ہی حدیث کو ابواب و معانی کا لحاظ کرتے ہوئے متعدد اجزاء میں روایت کیا ہو، جیسا کہ امام بخاری کا طریقہ ہے۔ اس کی تائید علامہ ابن جوزم کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ امام بقی نے ہر صحابی کی مسند کو فقہی ابواب پر مرتب کیا تھا بلکہ معلوم نہیں کہ حدیث کا یہ عظیم دیوان دنیا کے کسی کتب خانے میں موجود ہے یا نہیں، علامہ عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ "تحفۃ الاحوذی" کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ مسند بقی بن محمد کا ایک نسخہ "مخزنہ بصرینہ" (؟) میں موجود ہے۔ لیکن علامہ احمد محمد شاگرد رقمطراز ہیں:-

"اس جلیل القدر کتاب کے متعلق ہم نے نہیں سنا کہ وہ اسلامی کتب خانوں میں سے کسی کتب خانے میں موجود ہے۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ یہ کتاب ساری کی ساری ضائع ہو گئی ہے یا اس کے کچھ حصے اندلس کی تباہی سے بچ گئے ہیں۔"

مشہور مستشرق کارل بروکلمان نے بھی مسند بقی بن محمد کو کتب مفقودہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ احمد محمد شاگرد نے علامہ ابن الجوزی کے حوالے سے مسند بقی بن محمد اور مسند امام احمد کا جو موازنہ کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ ابن الجوزی نے مسند بقی کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ علامہ ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) کے زمانے میں بلاد مشرق میں مسند بقی بن محمد کے نسخے موجود تھے۔ یہ ممکن ہے کہ انہوں نے مسند بقی کا مطالعہ نہ کیا ہو، اور ان کی نظر ابو محمد عبداللہ بن یونس کی کتاب "الاعداد" یا اسی قسم کی کوئی دوسری کتاب گزری ہو۔ پچھلے صفحات میں ہم ذکر کرتے ہیں کہ طاہر بن عبدالعزیز بن عبداللہ قرطبی نے جب بلاد مشرق کا سفر کیا تو ان کے پاس مسند بقی بن محمد کی ایک جلد تھی۔ اس سے جہاں اس بات پر دلیل ملتی ہے کہ مسند بقی بن محمد کے اجزاء بلاد مشرق میں آتے رہے ہیں، وہاں یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ علماء کی نظر میں مسند بقی بن محمد کا مرتبہ بہت بلند تھا، اور علماء سفر تک میں بھی اس جلیل القدر کتاب کو ساتھ رکھتے تھے۔

(باقی)

لہ مقدمہ تحفۃ الاحوذی۔ مولانا عبدالرحمن

لہ الباعث الحثیث، ص ۱۸۵ تا ص ۱۸۸

لہ الباعث الحثیث ص ۱۸۶

مبارک پوری۔ طبع بیروت ص ۱۶۴